حصۂ نعت

موزوں کلام میں جو ثنائے نبی ہوئی تو ابتدا سے طبع رواں منتشی ہوئی
ہر بیت میں جو وصفِ پیمبر رقم کئے کاشانۂ سخن میں بڑھی روشنی ہوئی
ظلمت رہی نہ پر توِ حسنِ رسول سے بیکار اسے فلک شبِ مہتاب بھی ہوئی
ساقیٔ سلسبیل کے اوصاف جب پڑھے محفل تمام مستِ مئے بے خودی ہوئی
دل کھول کر رسول سے میں نے کئے سوال ہرگز طلب میں عار نہ پیشِ سخی ہوئی
تاریک شب میں آپ نے رکھا جہاں قدم مہتابِ نقش پا سے وہاں روشنی ہوئی
ہے شاہِ دیں سے کوثر و تسنیم کا کلام یہ آبرو تمام ہے حضرت کی دی ہوئی
سالک ہے جو کہ جادۂ عشقِ رسول کا جنت کی راہ اس کے لئے ہے کھلی ہوئی

آزاد اور فکر جگہ پائے گی کہاں
اُلفت ہے دل میں شاہ زمن کی بھری ہوئی

(ابوالکلام آزاد، ۱۹۵۸ء)

وہ پیش لفظ کتاب وجود و امکان ہے
فسانۂ دوسرا میں وہ زیبِ عنواں ہے
اسی کے نطق کو حاصل ہے رتبۂ الہام
اسی کی ذات پہ دارومدار ایماں ہے
وہ اس کا نام، کہ ہے ضامن سکونِ نظر
وہ اس کا ذکر، کہ سرمایۂ دل وجاں ہے
یہ کم ہے عظمت بشری کہ دیدۂ افلاک
اسی کے حُسنِ تبسم کی سمت نگراں ہے
محمد عربی، آبروئے کون و مکاں
اسی کے نور سے روشن جہانِ نگراں ہے
حیاتِ دائمی و سرمدی پیام اس کا
سعادت ابدی اس کے زیر فرماں ہے